ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7 اکتوبر 1964

بشون نارائن مشرا

بنام

سٹیٹ آف اترپردیش ودیگراں

(پی بی گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ، رگھوبر دیال اور جے آر مدھولکر جسٹسز)

آئین ہند کی آرٹیکلز 311،14–سول سروس–سبکدوشی کی عمر–55 سال سے بڑھا کر 58 سال اور دوبارہ کم کر کے 55 سال کر دی گئی–سبکدوشی کی عمر میں کمی کے نتیجے میں ملازمت سے برخاستگی آیا آرٹیکل 311 کا اطلاق ہو–نوٹیفکیشن چاہے سابقہ ہو یا امتیازی ہو۔

27 نومبر، 1957 کو ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ اترپردیش حکومت نے اپنی ملازمت کے ممبروں کی سبکدوشی کی عمر 55 سال سے بڑھا کر 58 سال کر دی۔ 25 مئی 1961 کو آرٹیکل 309 کے تحت ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ حکومت نے ایک بار پھر عمر کو کم کر کے 55 سال کر دیا۔ بعد ازاں جاری ہونے والے نوٹیفکیشن میں کہا گیا تھا کہ جو لوگ پہلے نوٹیفکیشن کی وجہ سے 55 سال کی عمر کے بعد بھی ملازمت جاری رکھے ہوئے ہیں انہیں لازمی سبکدوشی کی تاریخ کے بعد بھی ملازمت میں برقرار رکھا جائے گا۔ اسی دن حکومت کی طرف سے ایک اور حکم جاری کیا گیا تھا جس میں ہدایت دی گئی تھی کہ وہ تمام افراد جن کی عمر 55 سال سے 58 سال کے درمیان تھی اور مذکورہ طریقے سے خدمات میں برقرار رہے ہیں انہیں 31 دسمبر 1961 کو دستبردار کر دیا جائے گا۔ درخواست گزار جس نے 11 دسمبر 1960 کو 55 سال کی عمر حاصل کی اور سبکدوشی کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عمر بڑھا کر 58 سال کر دی گئی تو وہ ان لوگوں میں سے ایک تھا جو ملازمت میں رہے۔ وہ 31 دسمبر 1961 کو دست بردار ہوئے۔ متاثر ہو کر اس نے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی جسے خارج کر دیا گیا اور ڈویژن بنچ میں اپیل بھی ناکام ہو گئی۔ سپریم کورٹ میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل دائر کی گئی تھی۔

درخواست گزار کی طرف سے نشاندہی کی گئی تھی کہ:

(1) 25 مئی 1961 کے نوٹیفکیشن کے ذریعہ سبکدوشی کے اصول میں کی گئی تبدیلی کو آرٹیکل 311 نے متاثر کیا کیونکہ یہ آرٹیکل 311(2) کے تقاضوں کی تعمیل کیے بغیر سرکاری ملازمین کو ملازمت سے ہٹانے کے مترادف تھا۔

(2) زیر بحث قاعدہ سابقہ ہونے کی وجہ سے ناقص تھا کیونکہ کوئی نوٹیفکیشن پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور

(3) اس قاعدے کو آرٹیکل 14 نے اس حد تک متاثر کیا کیونکہ اس کے نتیجے میں سرکاری ملازمین کے درمیان سبکدوشی کے معاملے میں عدم مساوات پیدا ہوئی۔

حکم ہوا کہ: (i) ایسی کوئی شق نہیں ہے جو سبکدوشی کی عمر میں اضافہ یا کمی کرنے کا حکومت کا اختیار چھین لے اور اس لئے چونکہ زیر بحث قاعدہ صرف سبکدوشی کی عمر سے متعلق ہے اور درخواست گزار کو سبکدوشی کی عمر میں کمی کی وجہ سے دست بردار ہونا پڑا تھا اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح اس کی ملازمت کا خاتمہ آرٹیکل 311 کے معنی کے اندر کیا گیا تھا۔ [697 B-E]

موتی رام ڈیکا جنرل مینیجر، نارتھ فرنٹیئر ریلے، 1964A.I.R S.C 600 کا حوالہ دیا گیا۔

(ii) اس قاعدے میں کوئی پس منظر نہیں تھا۔ اس میں صرف اتنا کہا گیا تھا کہ اس کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ سے سبکدوشی کی عمر 55 سال ہو گی۔ یہ قاعدہ صرف اس مدت کے لئے کام کرے گا جب یہ نافذ العمل ہو گا۔ اور نہ ہی اس شرط نے اسے ماضی کی طرف موڑ دیا۔ اس میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ 55 سال سے زیادہ کی ملازمت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی مدت کو 1957 کے پہلے کے قاعدے کے پیش نظر کس طرح سمجھا جانا چاہئے، جسے قاعدہ سال 1961 کے ذریعہ تبدیل کیا جارہا تھا۔ اسی دن جاری کیے گئے دوسرے حکم میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اس قاعدے پر کوئی سابقہ عمل درآمد نہیں کیا گیا تھا کیونکہ حقیقت میں 58 سال سے کم عمر کے کسی بھی سرکاری ملازم کو نئے قاعدے کی تاریخ یعنی 25 مئی 1961 سے پہلے دست بردار نہیں کیا گیا تھا۔[698 A-C]

(iii) اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں تھی کہ نیا قانون امتیازی سلوک پر مبنی ہے کیونکہ مختلف سرکاری ملازمین کو 31 دسمبر 1961 کو مختلف عمروں میں دست بردار کیا گیا تھا۔ اس قانون کے تحت 55 سے 58 سال کی عمر کے تمام افراد کے ساتھ یکساں سلوک کیا جاتا تھا۔ جو لوگ 31 دسمبر 1961 کو دست بردار ہوئے تھے وہ یقینی طور پر مختلف عمروں میں دست بردار ہوئے تھے لیکن ایسا اس لئے ہوا کیونکہ ان کی خدمات 55 سال کی عمر کے بعد بھی مختلف ادوار تک برقرار رکھی گئیں۔ حکومت ہر سرکاری ملازم کی خدمات کو اتنے ہی عرصے تک برقرار رکھنے کی پابند نہیں تھی۔ سبکدوشی کی مدت کے بعد سرکاری ملازمین کو برقرار رکھنے کا انحصار ان کی کارکردگی اور عوامی ملازمت کی ضروریات پر تھا، اور موجودہ معاملے میں برقرار رکھنے کی مدت میں فرق عوامی ملازمت کی ضروریات کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔[698 F-H]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 1053، سال 1963۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے 29 مارچ 1962 کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اپیل نمبر 249، سال 1962 میں اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایم پی باجپائی اور کے کے سنہا۔

جواب دہندگان کی طرف سے سی بی اگروالا اور او پی رانا۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس وانچو نے سنایا۔

وانچو جسٹس۔ یہ الہ آباد ہائی کورٹ کے ذریعہ منظور کردہ سرٹیفکیٹ پر ایک اپیل ہے اور مندرجہ ذیل حالات میں پیدا ہوتی ہے۔ درخواست گزار ریاست

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

اتر پردیش میں سب رجسٹرار کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا تھا۔ وہ 11 دسمبر 1905 کو پیدا ہوئے تھے اور جولائی 1933 میں ملازمت میں بھرتی ہوئے تھے. ان کی بھرتی کے وقت ان کی درجہ کے سرکاری ملازمین کے لئے سبکدوشی (یا دست برداری) کی عمر 55 سال تھی۔ لہٰذا عام طور پر انہیں 11 دسمبر 1960 کو دست بردار ہونا چاہیے تھا۔ لیکن 27 نومبر 1957 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے اتر پردیش حکومت نے سبکدوشی کی عمر (یا دست برداری) بڑھا کر 58 سال کر دی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اپیل کنندہ 11 دسمبر 1963 کو دست بردار ہوا ہو گا۔ 25 مئی 1961 کو حکومت نے آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت جاری اس تاریخ کے نوٹیفکیشن کے ذریعہ سبکدوشی کی عمر (یا دست برداری) کو ایک بار پھر کم کر کے 55 سال کر دیا۔ اس کے علاوہ سبکدوشی سے متعلق قواعد میں ان شرائط میں ایک شرط شامل کی گئی تھی:

"بشرطیکہ کوئی سرکاری ملازم جو 17 جون 1957ء یا اس سے پہلے دست بردار نہ ہوا ہو لیکن بعد میں 55 سال کی عمر حاصل کر چکا ہو اور 25 مئی 1961ء کو 58 سال کی عمر حاصل نہ کر سکا ہو، اسے لازمی سبکدوشی کی تاریخ کے بعد بھی ملازمت میں برقرار رکھا جائے گا۔ یعنی مذکورہ بالا قاعدے کے معنی کے اندر 55 سال کی عمر۔"

مزید برآں چونکہ سبکدوشی کی عمر میں اس تبدیلی کے نتیجے میں 55 سال سے زیادہ عمر کے تمام سرکاری ملازمین فوری سبکدوشی کے نتیجے میں عوامی خدمات میں خلل پڑتا، اسی دن گورنر کی طرف سے ایک اور حکم نامہ جاری کیا گیا جس میں ہدایت کی گئی تھی کہ کوئی بھی سرکاری ملازم جس کے پاس حکم کی تاریخ پر یا اس سے پہلے ہی مذکورہ بالا شق کی تعمیل میں ہے اسے عمر کے بعد بھی برقرار رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ لازمی سبکدوشی (یا دست برداری) کو آرڈر سے منسلک شیڈول کے مطابق برقرار رکھا جائے گا۔ اس شیڈول میں یہ فراہم کیا گیا ہے کہ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(1) 25 مئی 1961 کو 57 سال کی عمر کو عبور کرنے والے سرکاری ملازمین کو 58 سال کی عمر تک یا 31 دسمبر 1961 تک جو بھی پہلے ہو، برقرار رکھا جائے گا۔

(2) ایسے سرکاری ملازمین جنہوں نے 25 مئی 1961 کو 55 سال کی عمر کو عبور کیا تھا لیکن 57 سال کی عمر کو عبور نہیں کیا تھا، انہیں 31 دسمبر 1961 تک برقرار رکھا جائے گا۔ اور

(3) 25 مئی 1961 سے 30 دسمبر 1961 کے درمیان 55 سال کی عمر سے تجاوز کرنے والے سرکاری ملازمین کو 31 دسمبر 1961 تک برقرار رکھا جانا تھا۔

اس حکم نامے کا اثر یہ ہوا کہ وہ تمام سرکاری ملازمین جو 25 مئی 1961 کے بعد اور 30 دسمبر 1961 سے پہلے سبکدوشی کی عمر میں تبدیلی کی وجہ سے دست بردار ہوئے تھے انہیں 31 دسمبر 1961 تک ملازمت میں برقرار رکھا گیا سوائے ان کے جو 31 دسمبر 1961 سے پہلے 58 سال کی عمر تک پہنچ گئے تھے اور اس صورت میں انہیں 58 سال کی عمر میں دست بردار ہونا تھا۔ اس حکم کے نتیجے میں درخواست گزار جس نے 25 مئی 1961 سے پہلے 55 سال کی عمر عبور کر لی تھی لیکن 57 سال کی عمر کو عبور نہیں کیا تھا، اسے 31 دسمبر 1961 کو دست بردار کر دیا گیا، حالانکہ اگر 27 نومبر 1957 کا سابقہ قاعدہ برقرار رہتا تو وہ 11 دسمبر 1963 کو دست بردار ہو جاتا۔

سبکدوشی کی عمر میں اس کمی کی وجہ سے رام او تار پانڈے نامی ایک شخص نے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی جس میں سبکدوشی کی عمر کو کم کرنے کے حکومت کے اختیار کو چیلنج کیا گیا۔ اس عرضی کی سماعت الہ آباد ہائی کورٹ کی فل بنچ نے کی تھی اور 21 دسمبر 1961 کو اسے خارج کر دیا گیا تھا: (دیکھیں رام او تار پانڈے بمقابلہ ریاست اتر پردیش)([1]). جس عرضی میں سے موجودہ اپیل پیدا ہوئی ہے وہ 4 دسمبر 1961 کو دائر کی گئی تھی اور رام او تار پانڈے کے معاملے ([1]) میں فیصلے کے بعد 29 مارچ 1962 کو خارج کر دی گئی تھی۔ اس کے بعد ڈویژن بنچ میں اپیل کی گئی جسے بھی اسی بنیاد پر خارج

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت کی درخواست کی گئی جسے منظور کر لیا گیا۔ اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے اپیل کی حمایت میں تین نکات پر زور دیا گیا ہے۔ اس پر زور دیا جاتا ہے کہ۔

(1) 25 مئی 1961ء کے نوٹیفکیشن کے ذریعہ سبکدوشی کے اصول میں کی گئی تبدیلی آئین کے آرٹیکل 311 کی زد میں آئی کیونکہ آرٹیکل 311(2) کے تقاضوں کی تعمیل کیے بغیر سرکاری ملازمین کو ملازمت سے برطرف کرنے کے مترادف تھا۔

(2) زیر بحث قاعدہ سابقہ ہونے کی وجہ سے ناقص تھا کیونکہ اس کے بارے میں کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور

(3) اس قاعدے کو آرٹیکل 14 نے اتنا متاثر کیا کہ اس کے نتیجے میں سبکدوشی کے معاملے میں سرکاری ملازمین کے درمیان عدم مساوات پیدا ہوئی۔

پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا سبکدوشی کا وہ قاعدہ جس کے تحت سبکدوشی کی عمر کو کم کر کے 55 سال کر دیا گیا تھا جس کے نتیجے میں سرکاری ملازمین پہلے سے موجود قاعدے سے پہلے دست بردار ہو گئے تھے، اسے آرٹیکل 311 کے معنی کے اندر ہٹانے کے مترادف کہا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ریلائنس کو موتی رام ڈیکا بمقابلہ جنرل منیجر نارتھ فرنٹیئر ریلوے [2] پر رکھا گیا ہے۔ یہ معاملہ ریلوے کوڈ کے ایک اصول سے متعلق تھا جس کے تحت ریلوے انتظامیہ کو ان تمام مستقل ملازمین کی خدمات کو برخاست کرنے کا اختیار دیا گیا تھا جن پر یہ قاعدہ صرف ایک مخصوص مدت کے لئے نوٹس دینے یا سبکدوشی کی عمر سے بہت پہلے ملازمت کے دوران کسی بھی وقت اس کے بدلے تنخواہ کی ادائیگی پر لاگو ہوتا ہے۔ اس میں یہ کہا گیا تھا کہ ایک مستقل سرکاری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ملازم کی مدت ملازمت کو ختم کرنا جو مذکورہ قانون کے تحت مجاز ہے، آرٹیکل 311 کے تحت ملازمت سے ہٹائے جانے سے زیادہ یا کم نہیں ہے اور لہذا وہ آرٹیکل 311(2) کے تحفظ کے حقدار ہیں۔ ہماری رائے میں اس مقدمہ کا موجودہ مقدمہ کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے، کیونکہ اس مقدمہ میں سبکدوشی کی عمر سے متعلق کسی بھی قاعدے کا تعلق نہیں تھا۔ اس کے علاوہ اسی معاملے میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ سبکدوشی (دست برداری) یا سبکدوشی کی عمر سے کچھ دیر پہلے لازمی سبکدوشی کے بارے میں ایک قاعدہ جس کے نتیجے میں سرکاری ملازم کی ملازمت ختم ہو جاتی ہے، برطرفی کے مترادف نہیں ہے۔ موجودہ معاملے میں جو کچھ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ حکومت نے سب سے پہلے سال 1957 میں سبکدوشی کی عمر 55 سال سے بڑھا کر 58 سال کر دی تھی اور اپیل گزار کو اس کا فائدہ اتنا ملا کیونکہ وہ 11 دسمبر 1960 کے بعد ملازمت میں رہا، ورنہ وہ 55 سال کی عمر پوری کرنے پر دست بردار ہو جاتا۔ اس کے بعد 1961 میں ایسا لگتا ہے کہ حکومت نے سبکدوشی کی عمر کے بارے میں اپنا ذہن تبدیل کر لیا ہے اور اسے دوبارہ کم کر کے 55 سال کر دیا ہے۔ اس کے باوجود موتی رام ڈیکا کے معاملے میں سبکدوشی کی عمر اور سبکدوشی کی عمر تک پہنچنے پر ملازمت سے برخاستگی سے متعلق اصول کو اکثریت نے آرٹیکل 311 کے اطلاق کے طور پر برقرار رکھا تھا۔ ہمیں ایسی کوئی شق نہیں دکھائی گئی ہے جو سبکدوشی کی عمر کو بڑھانے یا کم کرنے کے لئے حکومت کے اختیارات کو چھین لے اور اسی وجہ سے زیر بحث قاعدہ صرف سبکدوشی کی عمر سے متعلق ہے۔ سبکدوشی اور اپیل گزار کو سبکدوشی کی عمر میں کمی کی وجہ سے دست بردار ہونا پڑا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح اس کی ملازمت کا خاتمہ آرٹیکل 311 کے معنی کے اندر کیا گیا تھا۔ اس معاملے کے حالات میں تبدیلی کو کم از کم غیر معقول نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ دلیل کہ سبکدوشی کی عمر میں تبدیلی کے نتیجے میں ملازمت کی برخاستگی آرٹیکل 311 کے معنی کے اندر رہٹانے کے مترادف ہے اور اس لئے برطرفی کے لئے ضروری طریقہ کار پر عمل کیا جانا چاہئے تھا، اسی معاملے سے منفی ہے جس پر اپیل کنندہ انحصار کرتا ہے۔ لہٰذا ہم یہ کہتے ہیں کہ آرٹیکل 311 کا موجودہ معاملے میں اپیل کنندہ کی ملازمت ختم کرنے پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ کی طرف سے اگلی دلیل یہ ہے کہ یہ قاعدہ سابقہ ہے اور کوئی سابقہ قاعدہ نہیں بنایا جاسکتا ہے۔ جب ہم اس قاعدے کو پڑھتے ہیں تو ہمیں اس میں کوئی پس منظر نظر نہیں آتا۔ اس قاعدے میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ جس تاریخ سے اس کا اطلاق ہوتا ہے وہ عمر ہے۔ سبکدوشی کی عمر 55 سال ہو گی۔ لہٰذا اس کا اطلاق اس تاریخ سے تمام سرکاری ملازمین پر ہو گا، حالانکہ وہ 25 مئی 1961 سے پہلے بھرتی ہوئے ہوں گے، جیسا کہ قاعدہ 1957 میں کیا گیا تھا، جس کے تحت تمام سرکاری ملازمین کی عمر 55 سال سے بڑھا کر 58 سال کر دی گئی تھی، حالانکہ وہ 1957 سے پہلے بھرتی ہوئے تھے۔ ہم پہلے ہی اس شرط کا حوالہ دے چکے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین جو 17 جون 1957 کو یا اس سے پہلے 55 سال کی عمر حاصل کر چکے تھے اور 25 مئی 1961 کو 58 سال کی عمر حاصل نہیں کر سکے تھے، انہیں سبکدوشی کی تاریخ یعنی 55 سال کے بعد ملازمت میں برقرار رکھا جائے گا۔ ہماری رائے میں یہ شرط اس قاعدے کو سابقہ نہیں بناتی۔ اس میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ 55 سال سے زیادہ کی ملازمت کی مدت کے ساتھ کیا سلوک کیا جانا چاہئے کیونکہ اس سے پہلے 1957 میں قاعدہ 1961 میں تبدیل کیا جا رہا تھا۔ اس کے علاوہ اسی دن جاری کیے گئے دوسرے حکم نامے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اس قانون کا کوئی سابقہ نفاذ نہیں کیا گیا تھا کیونکہ اصل میں کسی بھی سرکاری ملازم کو نئے قاعدے کی تاریخ یعنی 25 مئی 1961 سے پہلے دست بردار نہیں کیا گیا تھا اور ان سبھی کو 31 دسمبر 1961 تک ملازمت میں برقرار رکھا گیا تھا سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے 25 مئی کے درمیان 58 سال کی عمر پوری کی تھی۔ 1961 اور 31 دسمبر 1961 کو پرانے اصول کے مطابق سبکدوشی کی عمر تک پہنچنے پر دست بردار ہونا تھا۔ لہٰذا ہماری رائے ہے کہ سبکدوشی کی عمر 58 سال سے کم کر کے 55 سال کرنے کے نئے قاعدے کو ماضی سے متعلق نہیں کہا جاسکتا۔ نئے قاعدے کی شرط اور دوسرا نوٹیفکیشن صرف اس مشکل صورتحال سے نمٹنے کا طریقہ ہے جو عوامی ملازمت میں پیدا ہونے والی مشکل صورتحال سے نمٹنے کے لئے ہے اگر نیا قاعدہ فوری طور پر لاگو ہوتا ہے اور نئے قاعدے کے نفاذ سے پیدا ہونے والے کسی بھی مالی اعتراض کو پورا کرنے کے لئے بھی۔ لہٰذا نئے قاعدے کو اس بنیاد پر رد نہیں کیا جاسکتا کہ یہ سابقہ طور پر نافذ العمل ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آخری دلیل جس پر زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ نیا قانون امتیازی ہے کیونکہ مختلف سرکاری ملازمین کو مختلف عمروں میں دست بردار کیا گیا ہے۔ ہمیں اس بحث میں بھی کوئی طاقت نظر نہیں آتی، یعنی 31 دسمبر 1961 کو تمام سرکاری ملازمین کے معاملے میں سبکدوشی اور دست برداری کی عمر 55 سال مقرر کی گئی ہے۔ قانون میں ہی کوئی تفریق نہیں ہے۔ تاہم یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ دوسرا نوٹیفکیشن جس کے ذریعے 55 سال سے زیادہ عمر کے تمام سرکاری ملازمین کو 31 دسمبر 1961 کو دست بردار ہونا ضروری تھا سوائے ان چند سرکاری ملازمین کے جنہوں نے 25 مئی 1961 سے 31 دسمبر 1961 کے درمیان 58 سال کی عمر پوری کی تھی، اس سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف سرکاری ملازمین کو 55 سال اور ایک دن سے لے کر 58 سال تک کی مختلف عمروں میں دست بردار کیا گیا تھا۔ یہ یقینی طور پر دوسرے حکم کا اثر ہے. لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس حکم نامے میں 31 دسمبر 1961 سے پہلے 55 سال کی عمر پوری کرنے والے تمام سرکاری ملازمین کے معاملے میں سبکدوشی کی ایک ہی تاریخ یعنی 31 دسمبر 1961 مقرر کی گئی تھی، اس سلسلے میں بھی کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا گیا اور 55 سال کی عمر پوری کرنے والے تمام سرکاری ملازمین کو سبکدوشی کی عمر کے طور پر متعارف کرایا جا رہا تھا۔ کمی کے ذریعے نیا قاعدہ اسی تاریخ یعنی 31 دسمبر 1961 کو دست بردار ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ متاثرہ سرکاری ملازمین مختلف عمروں میں دست بردار ہوئے۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ مختلف عمروں میں دست بردار ہوئے بلکہ اس لئے کہ ان کی خدمات پچپن سال کی عمر کے بعد مختلف ادوار تک برقرار رکھی گئیں۔ اب اس بات پر زور نہیں دیا جا سکتا کہ اگر حکومت سبکدوشی کی عمر کے بعد کچھ سرکاری ملازمین کی خدمات برقرار رکھنے کا فیصلہ کرتی ہے تو اسے ہر سرکاری ملازم کو اسی مدت تک برقرار رکھنا ہوگا۔ سبکدوشی کی مدت کے بعد سرکاری ملازمین کو برقرار رکھنا ان کی کارکردگی اور عوامی ملازمت کی ضروریات پر منحصر ہے، اور موجودہ معاملے میں برقرار رکھنے کی مدت میں فرق عوامی ملازمت کی ضروریات کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ لہذا ہماری رائے ہے کہ 25 مئی 1961 کا دوسرا نوٹیفکیشن جس پر امتیازی سلوک ثابت کرنے کے لیے انحصار کیا گیا ہے، درحقیقت امتیازی سلوک نہیں ہے، کیونکہ اس نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تمام سرکاری ملازمین کے ساتھ یکساں سلوک کیا ہے اور 31 دسمبر 1961 کو ان لوگوں کے لیے سبکدوشی کی تاریخ مقرر کی ہے جنہوں نے 55 سال پورے کیے تھے لیکن 31 دسمبر تک 58 سال نہیں تھے۔ لہٰذا آرٹیکل 14 کی بنیاد پر ان دونوں نوٹیفکیشنز کو چیلنج کرنا ناکام ہونا چاہیے۔

لہٰذا ہم اپیل کو مسترد کرتے ہیں لیکن ان حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم جاری نہیں کرتے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document